(1)

سوال: اللہ کہاں ہے؟

جواب: اللہ عرش پر مستوی ہے۔

﴿الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰی﴾(طٰہٰ:۲۰:۵)

(وہ) رحمٰن عرش پر مستوی ہے......

سیدنا معاویہ بن حکم سلمیؓ فرماتے ہیں:

قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ : جَارِیَۃٌ لِیْ صَکَکْتُھَا صَکَّۃً ۔ فَعَظَّمَ ذَالِکَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ فَقُلْتُ : أَفَلَا أُعْتِقُھَا ؟ قَالَ :((ائْتِنِیْ بِھَا)) قَالَ فَجِئْتُ بِھَا ۔قَالَ :((أَیْنَ اللّٰہُ؟)) قَالَتْ فِی السَّمَآءِ ,قَالَ :((فَمَنْ أَنَا؟)) قَالَتْ أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ۔ قَالَ :((أَعْتِقْھَا فَإِنَّھَا مُؤْمِنَۃٌ))

”میں نے عرض کیا: یارسول ! میری ایک لونڈی ہے میں اس کو مارا ہے۔
رسول اکرم ﷺ کو میرا یہ عمل بہت ناگوار گزرا۔ میں نے عرض کیا: کیا میں اس لونڈی کو آزاد نہ کردوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس لونڈی کو میرے پاس لے کر آو۔ میں اس لونڈی کو آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں لے کر حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے اس لونڈی سے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ اس نے کہا: آسمان پر۔ پھر آپ ﷺ نے دریافت کیا: میں کون ہوں؟ اس لونڈی نے جواب دیا: آپ اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔ آپ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: اس لونڈی کو آزاد کردو کیونکہ یہ مومنہ ہے۔“

(ابوداؤد : کتابُ الأَیمان والنُّذُور باب فی الرَّقبة المومنة: ۳۲۸۲)

اس حدیث کی سند صحیح ہے۔دیکھیے صحیح بوداؤد للالبانی :۲۸۰۹)

(2)

امام مالکؒ سے پوچھا گیا کہ رحمٰن عرش پر کیسے مستوی ہے؟ تو امام مالکؒ نے جواب دیا:

”اِسْتَوَاءُہٗ مَعْلُوْمٌ وَ کَیْفِیَّتُہٗ مَجْھُوْلٌ وَالاِیْمَانُ بِہٖ وَاجِبٌ وَالسُّؤَالُ عَنْہُ بِدْعَۃٌ“

”(اے سوال کرنے والے!) اللہ تعالیٰ کا عرش پر بلند ہونا تو معلوم ہے لیکن اس کی کیفیت کا ہمیں علم نہیں۔ البتہ اس پر ایمان لانا واجب ہے اور بارے میں سوال کرنا بدعت ہے۔“(التمهید ابن عبدالبرؒ جلد ۲ ص:۲۲۳)

شاہ رگ سے قریب ہونے کا مطلب ومفہوم

اللہ تعالیٰ کا علم ہر چیز کو محیط ہے اس لیے اللہ نے ارشاد فرمایا:

﴿وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَ نَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِہٖ نَفْسُہٗ ج وَ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ﴾ (ق:۵۰:۱۶)

ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اور ہم ان چیزوں کو جانتے ہیں جن کا وسوسہ اس کا نفس ڈالتا ہے

اور ہم اس کی رگ جان سے بھی زیادہ اس سے قریب ہے اس آیت سے پتا چلتا

(3)

ہے کہ اللہ کا علم پوری دنیا کو گھیرے ہوئے ہے؛ اللہ سماعت کے اعتبار سے بصارت کے اعتبار سے ہر جگہ ہے یعنی اللہ ہر چیز کو دیکھ بھی رہا ہے اور سن بھی رہا ہے اور اللہ اپنے عرش پر مستوی ہے ہم اہل سنت والجماعت کا یہی عقیدہ اور منہج ہے کہ اللہ اپنی ذات سے عرش پر ہے اور اس کا علم ہر جگہ ہے۔ لیکن وحدت الوجود اور تصوّف اور صوفیانا عقیدہ رکھنے والے اس عقیدے کے انکار کرتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ جو ہم کو قرآن وحدیث سے ملتا ہے کہ اللہ اپنی ذات سے عرش پر ہے اور اس کا علم ہر جگہ ہے لیکن وحدت الوجود

کا عقیدہ رکھنے والوں کا یہ کہنا ہوتا ہے کہ اللہ خود اپنی ذات سے ہر جگہ ہے یہ عقیدہ غلط ہے اور قرآن وحدیث کے خلاف ہے اس وحدت الوجود کے عقیدے میں غلو کرتے ہوئے حنفیوں کے پیر حاجی امداداللہ مُہاجر مکی سید الطائفہ لکھتا ہے (ھو ھو کے ذکر میں اس قدر منہمک ہوجانا چاہیے خود مزکور (یعنی) اللہ بن جائے (کلیات امدادیہ ص:۱۸) (استغفر اللہ) امداد اللہ کہتا ہے کہ اللہ کے ذکر میں اس قدر مشغول ہوجانا چاہیے کے جو ذکر کرنے والا ہے وہ اللہ بن جائے ۔ پتہ چلا کہ جو اللہ کو عرش پر نہیں منتا وہ امداداللہ مُہاجر مکی جیسا عقیدہ رکھتا ہے۔

ازواج مُطہرات کا عقیدہ

مومنوں کی ماؤں کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ ہر جگہ اللہ نہیں ہے ہر چیز میں اللہ نہیں ہے بلکہ اللہ اپنے عرش پر مستوی ہے۔

قَالَتْ عائِشَۃَ: لَوْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ کَتِمًا شَیْئًا لَکَتَمَ ھٰذِہٖ قَالَ: فَکَانَتْ زَیْنَبُ تَفْخَرُ عَلٰی أَزْوَاجِ النَّبِیِّ ﷺ تَقُوْلُ : زَوَّجَکُنَّ أَھَالِیْکُنَّ وَ زَوَّجَنِی اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمَاوَاتٍ ......

(4)

عائشہؓ کہتی ہیں اگر آپ ﷺ کچھ چھپانے والے ہوتے تو اس آیت کو چھپاتے انس کہتے ہیں بی بی زینب آپ ﷺ کی دوسری بیبیوں پر فخر کیا کرتیں، تمھارا نکاح تمہارے لوگوں کیا اور میرا نکاح میرے اللہ نے سات آسمان کے اُوپر سے کیا ہے۔(صحیح بخاری ج:۳:ص:۱۰۲۳ کتاب التوحید باب وکان عرشه على الماء)

نبی ﷺ کا عقیدہ

نبی ﷺ کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ اللہ عرش کے اُوپر ہے دیکھیے اللہ کا قرآن بیان کرتا ہے۔

﴿قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْھِکَ فِی السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّیَنَّکَ قِبْلَۃً تَرْضٰھَا......(البقرہ ۲|۱۴۴)

((” ہم آپ کے چہرے کو بار بار آسمان کی طرف اٹھتے ہوئے دیکھ رہے ہیں اب ہم آپ کو اس قبلہ کی جانب متوجہ کرے گے“